

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے کچھ الفاظ سنے ہیں جو کہ عام لوگ اپنی بات چیت میں اکثر استعمال کرتے ہیں، میں ان کے متعلق اسلام کا موقف معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کا ذکر کرتے ہوئے عموماً ”فلاں صاحب“ ”مرحوم“ کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی صاحب حیثیت و صاحب منصب ہو تو (نَحْفُو زَلَّةً فُلَانًا) بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ کیا ان لوگوں نے لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

(وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ فُلَانًا مِّنَ النَّبِيِّينَ لَمْ يَلِمْهُمُ لَأَنَّهُمْ كَانُوا نَاصِحِينَ) (آل عمران ۳: ۱۸۷)

”اور جب اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ لیا جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ تم اسے ضرور لوگوں کے لئے بیان کرو گے اور بھپاؤ گے نہیں، لہذا تمہاری ارشاد فرمائیے۔“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اللہ تعالیٰ کا کسی شخص کو بخش دینا یا موت کے بعد اس پر رحم فرمانا ان غیبی معاملات میں شامل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس کے بعد جس فرشتے، نبی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اطلاع دے دے وہ جان سکتا ہے۔ کسی اور فرد کا کسی میت کے بارے میں یہ کہنا کہ اللہ نے اسے بخش دیا ہے یا اس پر رحم کر دیا ہے، جائز نہیں۔ سوائے اس شخص کے جس کے متعلق نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان موجود ہو۔ اس کے بغیر ایسی بات کہنا ہوا میں تیر چلانے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(قُلْ لَا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ) (النمل ۲۷: ۶۵)

”اے پیغمبر! فرمادیجئے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔“

اور فرمایا:

(عَلَّمَ الْغَيْبَ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰی غَيْبِهِۦ اَحَدًا اِلَّا مَن ارٰدَ مِنْ رَّسُوْلٍ) (الحج ۷۲: ۲۷-۲۸)

”وہ غیب جلنے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، مگر جس رسول کو (کچھ بتانا) پسند کرے“

لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے اس کی مغفرت فرمادے اور اس پر رحم فرمادے لہذا اس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنی چاہئے نہ کہ اس کے بارے میں یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ اس کی مغفرت ہو گئی ہے اور اس پر رحمت کر دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغْفِرُ اَنۡ يُشْرَكَ بِہٖ وَيُغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ) (النساء ۴: ۴۸)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ (یہ جرم) معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے۔ اس کے سوا (دوسرے گناہ) جس کے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔“

صحیح بخاری میں حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون ام العلاء رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا اور یہ خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف رکھتی ہیں، وہ فرماتی ہیں (ہجرت کے موقع پر) ہمارے کو قرعہ اندازی کر کے (انصار پر) تقسیم کیا گیا (اور انہیں بھائی بھائی بنا دیا گیا) ہمارے حصہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے۔ ہم نے انہیں اپنے گھروں میں رہائش مہیا کی۔ پھر (کچھ عرصہ بعد) وہ بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں ان کی وفات ہو گئی۔ جب وہ فوت ہو گئے اور انہیں غسل دے کر کفن کے کپڑے پہنا دیئے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا: ”اے ابوسائب (عثمان بن مظعون)! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، میں تو تیرے بارے میں یہی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تجھے عزت بخشی ہے“ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(وَمَا يَذْرُؤُكَ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمُ)

”تجھے کیا معلوم کہ اللہ نے اسے عزت بخش دی ہے؟“ میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! (اگر اس شخص کی بھی عزت افزائی نہیں ہوتی تو پھر) اللہ تعالیٰ اور کس کی عزت افزائی“ فرماتے گا؟ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اَنَا مُؤَفَّقٌ بِمَا دَاوُدُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهُ اَنّٰی لَا رُجُوْا لَہٗ الْخَيْرُ وَاللّٰهُ اَدْرٰی وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اُنْفُصِلُ بِنِی)

اس کے پاس یقینی چیز (موت) آچکی ہے۔ قسم اللہ کی! میں اس کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔ ”ام العلاء رضی اللہ عنہا“ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی کی صفائی نہیں دوں گی (کہ وہ یقیناً صالح اور بخشا ہوا ہے)“ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ بات فرمائی ہے کہ

(وَاللّٰهُ مَا أَذْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي)

”مجھے بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

:تو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمائی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تھی

(إِنَّا فَتَنَّاكَ فَفُتِنْتَ إِنَّكَ تُغْنِيكَ اللَّهُ مَا تَهْتَدُ مِنْ ذُنُوبٍ وَمَا تُخْرِجُ) (الفتح ۳۸-۲)

”یقیناً ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو اگلی پچھلی لغزشیں معاف فرمادے۔“

اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر نہیں دی تھی کہ آپ جنت میں جائی گے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة - ركن : عبد اللہ بن قعود، عبد اللہ بن خديان ، نائب صدر : عبد الرزاق عثیمنی ، صدر عبد العزیز بن باز فتویٰ ۸۸۸۶)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 108

محدث فتویٰ

